

الحمد لله

یہ مختصر فتویٰ نافع تقویٰ و دفع ظہورِ حسینیت کی صحت اثری و صحت عملی فرقِ عظیم کا
روشن تبیان ہے جس میں خیر مقلدانہ کی جہاد و صلاح و طے جو پرکامین کے راہ و نحو مخلون کا
خواب کھنکھائی ہے اور خیر مقلدانہ کی جہاد و طے جو پرکامین کے راہ و نحو مخلون کا

مکتبہ
الفصل المہربانی فی تفسیر صحیح ابی یوسف

مکتبہ بلقشہ ریختی

۱۳۰
۱۳۰
اعزاز الذکات بحجاب سوال ارکات

تصنیف لطیف

مناجحت ہرہ مجتہد مآثرہ عالم اہلسنت اعلیٰ حضرت مولانا مولوی محمد احمد رضا خان
مناجحت ہرہ مجتہد مآثرہ عالم اہلسنت اعلیٰ حضرت مولانا مولوی محمد احمد رضا خان
جناب مولانا مولوی شاہ محمد یونس رضا قادری چشتی ترمذی شہید المذکورہ
مطبع اہل سنت و جماعت واقع بریلی میں طبع ہوا

۱۳۰۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مسئلہ از گروہ اپسور علاقہ نارتھ کراچی کا محمد عمر ۱۳ جب ۱۳
 کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس امر میں کہ کوئی اخفی الذہب حد
 صحیح غیر مشوح و غیر متروک جسے کوئی ایک امام ائمہ اربعہ و غیر ہم سے عمل کیا ہو جیسے
 آمین بالجہ اور نہ نفع الیدین قبل الکرع بعد الکرع اور دتین کتین سات ایک
 فقہ اور ایک سلام اور اگرے تو مذہب خفی سے خارج ہو جاتا ہے یا خفی ہی ہوتا
 ہے اگر خارج ہو جاتا ہے کہین تو رد المحتار میں جو حنفیہ کی معتبر کتاب ہے اس میں
 ابن الشمن سے نقل کیا اذ اعلم الحدیث فکان علی خلاف المذہب علی بالحد
 و کیونکہ مذہبہ ولا یخرج مقلدا عن کوئی خفیاً یا اہل بہ فقد صحیح
 عنہ انہ قال اذ اعلم الحدیث فقو مذہبی و حکذا لا ابعد البر عن
 ایکنیغہ وغیرہ من الامتہ انتھی ترجمہ جب صحت کو پہنچے حدیث اور وہ حدیث
 خلاف مذہب امام کے رہے عمل کیے وہ خفی اس حدیث پر اور
 ہو جاتے نہ عمل مذہب اسکا اور شہین غارق ہوتے مقلد امام کا خفی ہونے کے سبب

عمل کرنے کے لئے اس حدیث پر اچھے کہ مکر صحت کو پہنچی یہ بات امام ابو حنیفہ سے کہ
 انہوں نے فرمایا کہ جب صحت کو پہنچے حدیث پس وہی مذہب میرا ہے اور حکایت کیا
 اسکو ابن عبد البر نے امام ابو حنیفہ اور دوسرے اماموں سے بھی انتہا اور کتاب
 مقامات مظہری میں حضرت مظہر جانجانی حنفی کے سولہویں مکتوب میں ہے اگر
 بحمدیث ثابت عمل نماید مذہب امام ہر مٹی آید چہ کہ قول امام از اصح الحدیث فقہ حنفی
 نصرت و زیارت اگر باوجود اطلاع بر حدیث ثابت عمل کند این قول امام را ترک
 قولی بنجر الرسول مسلم خلاف کرد و باشد انتہا اور بھی اسی مکتوب میں ہے ہر کہ میگوید
 عمل بحمدیث از مذہب امام ہر مٹی آید اگر برانے برین دھوے دار و بیاہ و اور شاہ
 ولی اللہ محدث دہلوی حنفی نے اپنی کتاب عقد الحمید میں فرمایا لا سبب لمخالفت
 حدیث النبی صلعم الا نفاق حنفی او حق جلی ان سب بزرگون کے ان
 اقوال کا کیا جواب اگر مذہب امام سے نہیں خارج ہوتا ہے کہیں تو اسپر طعن تشنیع
 کرنا گناہ اور سختیائیں نہیں ہونا تو جروا

اس خط سے متعلقہ خط و کلام امام علیہ السلام

فتوے

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي انزل الفرقان فيه تبيان لكل شئ تميز الطيب من الخبيث
 و امر بيه ان يبينه للناموس ارا لا لله فقرن القرآن ببيان الحلال والحرام
 والسلام على من بين القرون واقام المقام و اذن للجهدين باعمال الاوهام
 فاستخرجوا الاحكام بالطلب الحثيث فلو لا الائمة لم تفهم السنة ولو لا السنة
 لم يفهم الكتاب لو لا الكتاب لم يعلم الخطاب فيا لها من سلسلة توهك و تغيب

وَعَلَى اللَّهِ وَعَهَابُهُ وَكُتْمُهُ كَلِمَةٌ وَسَاءَ مَا لَهَا مِنَ الْعِلْمِ التَّوَهُيدُ -

الجواب

اقول وبالله التوفيق سمعت حديث علي من علم الاثر وصحت حديث علي بن ابي طالب
 عمر بن الخطاب من وجهه كجحي حديث سند ضعيف هو بن جرير اور ائمة
 امت وامنات من بنظر قرآن من وجهه اي مطابقت قواعد شريعة اسپر عمل فرماتے
 ہیں کہ انکا عمل ہی موجب تقویت وصحت حدیث ہو جاتا ہے یہاں سمعت
 عمل پر تفریح ہوتی ہے عمل سمعت پر امام ترمذی نے حدیث من جمع بین الصلوات
 من غیر عذر فصل اول باب اول ابواب الکلیات روایت کر کے فرمایا احسن حدیث
 هو ابو علی الرضوی وهو حنفی بن عقیس وهو ضعیف عند اهل الحدیث من بعض اهل
 وغیر اهل العلم علی هذا عند اهل العلم اس حدیث کا راوی حنفی بن عقیس بن قیس ہے
 نزدیک ضعیف ہے امام احمد غیر نے اسکی تصنیف فرمائی اور علما کا عمل اسی پر ہے
 امام جلال الدین سیوطی کتاب التصانیف علی الموضوعات میں فرماتے ہیں اشار بن عبد اللہ
 ان الحدیث اعتضد بقول اهل العلم وقد صرح غیلد واحد بان من اول
 صحیح الحدیث قول اهل العلم وان لم یکن له اسناد یعتد علی مثله ایضاً امام
 نے اس سے اشار فرمایا کہ حدیث کو قول علما سے قوت ملتی اور بیشک متعدد ائمہ
 نے تشریح فرمائی ہے کہ اہل علم کی موافقت بھی حدیث کی دلیل ہوتی ہے اگرچہ اسکی
 کوئی نسبت مقابل عقائد ہوں امام شمس الدین غاوی فی فتح البغیث میں شیخ ابو الحسن
 نظامی سے نقل ہے ان هذا القسم لا یجزم به کلام بل یجزم به فی فضائل الاحمال وبقی
 عمل اهل به فی الاحکام الا اذا کون طریقہ او ضدہ الاتصال عمل اور موافقت

شاهد صحیح اور ظاہر لقرآن حدیث ضعیف حجت نہیں ہوتی بلکہ فضائل اعمال
 میں اُسپر عمل کرینگے اور احکام میں اُسپر عمل سے باز رہینگے مگر جب کہ اسکی سند میں کثیر جو
 یا عمل علماء کے ملنے یا کسی شاہ صحیح یا ظاہر قرآن کی موافقت سے قوت پائے مالم محقق
 علی الاطلاق فتح القدیر باب صفة الصلوات میں فرماتے ہیں لیس معنی الضعیف بالظلال
 فی نفس الکلام بل مالم یثبت بالشروط للعتبة عند اهل الحدیث مع تجویز
 کو نہ صحیحاً فی نفس الامر فیجوز ان یقدر ان قرینہ تحذیرت وان الراوی الضعیف
 ابعاد فی هذا المتن المعین فی حکمہ ضعیف کے یہ معنی نہیں کہ واقع میں باطل ہو بلکہ
 کیونکہ ان شرطوں پر ثابت نہ ہوتی جو محدثین کے نزدیک معتبر ہیں واقع میں جائز ہے کہ
 صحیح ہو تو ہو سکتا ہے کہ کوئی قرینہ ایسا ہے جو اس جواز کی تحقیق کر دے اور تبادلہ
 کہ ضعیف راوی نے یہ خاص حدیث ٹھیک روایت کی ہے تو اسکی صحت پر حکم کر دیا
 جائیگا) بار آ حدیث صحیح ہوتی ہے اور امام مجتہد اُسپر عمل نہیں فرماتا خواہ یوں کہ
 اسکے نزدیک یہ حدیث نامستور نسخ کتاب اللہ جاتی ہے یا حدیث آماد زیاد
 علی الکتاب کر رہی ہے یا حدیث موضع کرر وقوع و عموم لبوی یا کثرت مشاہدین
 و توفیر و داعی میں آماد آتی ہی یا اُسپر عمل میں تکرار نسخ لازم آتی ہے یا دوسری حدیث
 صحیح اسکی معارض اور وجوہ کثیرہ ترجیح میں کسی وجہ سے اُسپر ترجیح رکھتی ہے یا وہ
 بحکم جمع و تطبیق و توفیق بین الاول ظاہر سے مصروف و متناول ٹھہری ہے یا بحاکم
 تساوی و عدم امکان جمع مقبول و جعل تاریخ بعد لتساوی اولہ یا سؤفتت اصل
 کی طرف رجوع ہوتی ہے یا عمل علماء اسکے خلاف پر ماضی ہے یا مثل متابر و تعادل است
 نے اور خلاف وی ہے یا حدیث مفسر کی صحابی راوی نے مخالفت کی ہے

یا ملت حکم مثل سہم تولدہ العلوب وغیرہ اب متشی ہے یا مثل حدیث لا تسئلوا امر
 ساجد لہ جتا کل عمل مصریوم مصر تحاکر یہاں یا اب منقطع ہوتی ہے یا مثل حدیث
 شباعت اب اسپر علی شقی شدید وخرج فی الدین کی طرف واسی ہے یا مثل حدیث
 نقوب عالم اک فتنة وضار ناشی ہے یا مثل حدیث خصمہ وطلبہ استراحت منشا کوئی امر عا
 یا ماغنی ہے یا مثل حدیث آیت فی الظہر امیایا ایہر فاروقی بھائے قنوت حامل کوئی حاجت
 غامضہ تشریح داتی ہے یا مثل حدیث علیک السلام تھتہ لوکے مقصود مجر
 انہا نہ مکرم شری ہے الی غیثہ لک من اوجھا لقی یرفھا النبیدہ ولا یبلغ حقیقتہ
 کہہتا ہا الی الجھنہ لفقیرہ فوجہ صحت عطلہ انصوت علی مجتہد کے لیے ہرگز کافی نہیں
 حضرت مایہ صحابہ کرام سے لیکر پہلے ائمہ مجتہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم آجین تک کوئی
 جہت لیا نہیں جسے بعض احادیث صحیحہ کو اول یا مرجوح یا کسی نہ کسی وجہ سے منقول
 نہ لیا گیا ہو لیکر نہیں بھرقوق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث عام رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ حدیثہ جمیع جناب پر عمل نہ کیا اور فرمایا انو اللہ یا عمار کما فی صلحہ مسلم یومین حدیث
 فاطمہ بنت قیس در بابہ عدم النقصہ والکفۃ للسنۃ پورہ فرمایا انو لکما فی بکولہ السنۃ
 نہیں ہا بقول ما لا یؤکلہ کے حفظ امر نہایت روا لا مسلم ایضا یومین حضرت عباس
 بن سعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث مذکورہ تیم پر اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی
 تعالیٰ عنہ سے فرمایا اولہ وقلہم یقعہ بقول عمار کما فی الصلحہ یومین حضرت
 ام المومنین سہ لحد رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حدیث مذکورہ فاطمہ پر اور فرمایا ہا لفاطمہ
 الاتقی اللہ و الا لفاطمہ یومین حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے
 حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ الوضوء مما مست الناس پر اور فرمایا انو

من الدهل انتوضد من الحميم سوا ولا الترمذی یومین حضرت پیر رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ نے حدیث عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یستلم
 ہذین الرکبتین پر اور فرمایا ایسے نفع سے کہ بیت مجھ کو لکھا فی البخاری میں ہے کہ
 الجموی و المستملی یومین جاہیراً تہ صحابہ و تابعین من بعدہم نے حدیث ابو نعیم سے کہ
 الابل پر وہ صحیح معروف من حدیث البراء و جابر بن سمرة وغیرہما رضی اللہ
 تعالیٰ عنہم امام دار الجورہ عالم الدین سیدنا مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
 اثبت من الاحادیث حل علم حدیثوں سے زیادہ مستحکم جو آنکے اتباع نے فرمایا انہ
 لضعیف ان یقال فی مثل ذلک حدیثی فلان عن فلان ایسی جگہ حدیث سنانا
 پوری بات ہے ایک جماعت ائمہ تابعین کو جب دوسروں سے ان کے خلاف شیون
 پہنچتے فرماتے ما یجہل ہذا ولکن مضی الہل علی غیرہ ہمین ان حدیثوں کی خبر
 ہے مگر عمل کے خلاف پر گزر چکا امام محمد بن ابی بکر بن جریر سے بارہا انکے بھائی کہتے
 تھے فلان حدیث پر کہوں یہ حکم کیا فرماتے کہ اجد الناس علیہ میں نے علماء کو
 اس پر عمل کرتے پایا بخاری و مسلم کے اساتذہ الا ساذ امام الحدیث عبد الرحمن بن ہدی
 فرماتے السنة المتقدمہ من سنة اهل المدينة خیر من الحدیث اہل مدینہ
 کی پرانی سنت حدیث سے بہتر ہے نقل ہذا الاقوال الخیر الامام ابو عبد اللہ
 محمد بن الحاج العبدری المولدا لکی فی مدخلہ فی فضل فی النعت المحدثہ
 و فیہ فی فضل فی الصلاة علی الميت فی المسجد ما ورد من ان النبی صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم علی مسہیل بن بیضاء فی المسجد فلم یجد الہل الہل عند اللہ
 رحمہ اللہ اقولی لم فرمیاں نذیر حسین صاحب ہوسی معیار الحق میں کچھ تو ہیں بعض

ائمہ کا ترک کرنا بعض احادیث کو فرع تحقیق اہلی کی ہے کیونکہ مضمون نے ان احادیث کو
 احادیث قابل عمل نہیں سمجھا ہر عرصے نسخ یا بدعت سے خذف اور امثال اسکے الخ اس
 امثال کے بڑھ جانے نے کھول دیا کہ بے دعوت نسخ یا خذف بھی ائمہ بعض احادیث کو
 عمل نہیں سمجھتے اور مشکک ایسا ہی ہے خود سی معیار میں حدیث جلیل صحیح بخاری
 شریف حتیٰ سادی الظل للول کو بعض مقلدین شافعیہ کی تھیبت تقلید کر کے سیمیل
 تاہیلات بارود کا سدہ ساقلہ فاسدہ متروک العمل کر دیا اور عند گناہ کے لیے بولے
 کہ جمعا بین الأدلہ یہ تاویلین تھہ کی گئیں اور اسکے سوا اور بہت احادیث صحاح کو خضر
 اپنا زہب بنانے کے لیے بتاویں باللہ حالہ ذالینز آکے بے دھڑک دایہیات و مرؤ
 بتا دیا جسکی تفصیل جلیل فقیر کے رسالہ حجاز البحرین الوافی عن جمع الصلاہین
 میں مذکور ہے سالہ صرف ایک مسئلہ میں ہے اسکے متعلق حضرت کی ایسی کارروائیاں
 وہاں شمار میں آئیں باقی مسائل کی کار گزاریاں کئے گئیں اور کتنی پائین ع قیاس کو گستا
 او بہارش راہی بالجلہ موافق مخالف کوئی ذی عقل اسکا انکار نہیں کر سکتا کہ مجرد صحت اثری
 صحت عملی کو مستلزم نہیں بلکہ محال ہے کہ مستلزم ہو ورنہ ہنگام صحت متعارضین قول
 بالمشافہین لازم آتے اور وہ عقلا نامکن تو بالیقین اقوال مذکورہ سوال اور ان کے
 امثال میں صحت حدیث سے صحت عملی اور خبر سے وہی خبر واجب العمل عند المجتہد مراد ہے
 نہایت عملی چیز ہوتی ہے کہ اگر کوئی حدیث مجتہد نے پائی اور براہ تاویل خواہ دیگر وجوہ
 اسپر عمل نہ کیا تو وہ حدیث اسکا ذہب نہیں ہو سکتی ورنہ وہی سوال عقلی سامنے آئے کہ تو
 ہر اسکا مخالف نہ پکا تو افاق ہے روشن تروہ پر ظاہر ہوا کہ کوئی حدیث بزعم خود
 ذہب امام کے خلاف پاکر حکم قول مذکورہ امام دعوے کر دینا کہ ذہب امام کے مطابق

سازگار از کتاب الصلوات

دو نفر پر موقوف الا یقیناً ثابت و معلوم ہو کہ یہ حدیث امام کو پہنچی تھی کہ بحال اطلاع
 مذہب اسکے خلاف ہے نہ اسکے موافق لاجرم علامہ زر قالی نے شرح بیوطا شریف
 میں تصریح فرمائی قد علم ان کان الحدیث مذہب لحدیث اذ اعلم انه لم یعلم
 علیہ ما اذا احتل اطلاع علیہ و انه حمل علی محل فلا یکن مذہب یعنی
 ثابت ہو چکا ہے کہ کسی حدیث کا مذہب مجتہد ہونا صرف اس صورت میں ہے جب کہ فقیر
 ہو کہ یہ حدیث مجتہد کو پہنچی تھی ورنہ اگر احتمال ہو کہ اسے اطلاع پائی اور کسی دوسرے
 محل پر عمل کی تو یہ اسکا مذہب نہ ہوگی (ثانیاً) یہ حکم کرنا والا احکام رجال و متون و طرق
 احتجاج و وجہ استنباط اور ان کے متعلقات اصول مذہب پر احاطہ تمام رکھنا ہو گیا
 آست چارہ نہ لین سخت دشوار گزار پیش آئی جہاں ایک دوسری سے سخت تر ہے
منزل اول نقد رجال کہ ان کے مراتب نقد و صدق و حفظ و ضبط اور ان کے
 بارہ میں ائمہ شان کے اقوال و وجہ طعن و مراتب توثیق و مواضع تقدیم جرح و تعدیل
 و حائل طعن و مناشی توثیق و مواضع تحامل و تساہل و تحقیق پر مطلع ہو استخراج مراتب
 اتقان راوی بقدر روایات و ضبط مخالفات و اولام و خطیات و غیرہ پر قادر ہو ان کے
 اسامی و القاب و کنی و انساب و وجہ مختلفہ تعبیر و اذ خصوصاً اصحاب ائمہ
 شیوخ و فقہین بہات و متفق و متفرق و مختلف و متوکل سے ماہر ہو ان کے مولید
 و وفیات و بلدان و رحلات و آثار و سماعات و آسامیہ و ملازمہ و طرق تحمل و وجہ
 اواد و تیسرے تسویہ و تغیر و اختلاط و آخذین من قبل و آخذین من بعد و سامعین حالین
 تمام امور ضروریہ کا حال اوپر نظر ماہر جو ان سب کے بعد صرف سند حدیث کی نسبت
 آتا کہہ سکتا ہے کہ صحیح یا حسن یا صالح یا ساقط یا باطل یا مفصل یا منقطع یا متصل

منزل سوم سوان و سنن و مسانید و جوامع و معاجیم و اجزاء غیر اکتب حدیث
 میں اس کے طرق مختلفہ الفاظ مستوفہ پر نظر کام کرے کہ حدیث کے تواریخ یا تہذیباً فردیت
 نسبتاً یا کوایت مطلقہ یا شذوذ یا کلمات و اختلافاً مرفوعہ و موقوفہ و مسل و غیر ذی منسل
 الامسانید و انتظارات سنہ و متن و غیرہ لفظی نیز اس میں طوق و احاطہ الفاظ سے رفہ
 ایہام و دفع اوہام و اوضاح غلط و الغلط یا شکل و اہانت بل قدیمین محض ائمہ آئے و ہذا
 ابوہاتم لازمی فرماتے ہیں جب تک حدیث کو ساتھ جوہ سے نہ سمجھتے اسکی معرفت نپا
 اسکے بعد اتنا حکم کر سکتے ہیں کہ حدیث شاید ایسا کہ معروف یا منظر مرفوع یا موقوف
 فرد یا مشہور کس مرتبہ کی ہے **منزل سوم** اب مثل نذیر و خواص و دقیقہ پر نظر کرے
 جس پر اس سال سے کوئی قادر نہیں اگر بعد احاطہ و جوہ و اعلال تمام مثل سے منظر پاتے
 تو یہ تین منزلیں ملے کر کے طرف صحت حدیث یعنی مصلح اثر پر حکم نکلا سکتا ہے تمام حفا
 حدیث و واجباتاً انکاراً و اسان ذر و شائخہ اجتہاد کی رسائی صرف اس منزل تک ہو
 اور خدا انصاف دے تو مدعی اجتہاد و ہر کسی امتکا مجاد کو ان منازل کے طے میں اصحاب
 صلح یا اصنافان اسلامہ رجال کی تقلید ہا رسنت جیاتی تری ضروری ہے بلکہ ان کے
 طور پر شرک جلی ہے کس لیت حدیث میں ارشاد ہوا ہو کہ ہمارے یا ترمذی بلکہ امام محمد بن
 المدینی جس حدیث کی تصحیح یا تخریج کر دیں وہ واقع میں وہی ہی ہے کون انصاف یا کون
 رجال میں ہی و مستقلانی بلکہ انسانی ابن عدی و دارقطنی بلکہ یحییٰ قطان و یحییٰ بن سعید
 و شعبان بن مہدی جو کچھ کہیں وہی حق جلی ہے جب خود احکام الہیہ کے پہچاننے میں
 ان کا ہر کی تقلید کی نہ شہری جبران سے بد جہا ارضع و اعطوا علم و اعظم تھے جن کے یہ
 سفارت اور ان کے امثال نقلہ و تبع ہوتے تھے جن کے درجات رفیعہ امت نبویہ سلم تھے

تو ان سے کم درجہ امور میں ان کا ریت نہایت پست و متواضعانہ کی حیثیت
 تعلیم یعنی چہ جرت و تعدیل وغیرہ جملہ امور مذکورہ جن جن میں گنجائش راہی زنی ہے محض
 اپنے اجتہاد سے پایہ ثبوت کو پہنچائیے اور این و آن و فلان و بہان کا نام زبان پر نہ لائے
 ابھی بھی تو کھلا جاتا ہے کہ کس برتے پرتے پانی سے ملتا تھا قہار یا محض و زلف و نظم
 حق ہلاکت فلیت التل لہ نظم کو خیر کسی مسخرہ شیطان کے منہ کیا لگین برادران
 بالانصاف انھیں منزل کی دشواری کیجیں حسین ابو عبد اللہ حاکم جیسے محدث علیل القدر پر
 کتنے عظیم منہ سوافتدے ہوئے امام بن حبان جیسے ناقہ بصیرت سائل کی طرف نسبت
 کیے گئے ان دونوں سے بڑھ کر امام اہل بویسے ترمذی فصیح و فصیحین میں سائل ٹھہرے
 امام مسلم جیسے جبل رفیع نے بخاری و ابوزرعہ کے لوہے ٹانے کما آدھن خافی رسا
 مدار اجتناب الحدیث پھر جو تھی منزل تو فلک چہارم کی بلندی ہے جس پر
 اجتہاد سے آفتاب منیر ہی ہو کر مساتی ہے امام ائمۃ المحدثین محمد بن اسماعیل بخاری
 سے زیادہ نہیں کون منازل شمشیر کو نشیب کو پہنچا پھر جہاں حکام و فقہاء لہم من آتے
 میں ان صحیح بخاری و عمدۃ القاری وغیرہ بنظر انصاف دیکھا پاسے کبری کے و درہم کا
 نقد معروف و مشہور ہے امام جیسے بن ابان کہ اشتغال حدیث پھر ایک مسئلہ میں جو
 خطا کرنے اور تلامذہ امام اعظم کے ملازم خدمت بننے کی روایت معلوم و ماثوہہ آج
 امام اہل سفین بن عیینہ کہ امام شافعی و امام احمد کے اساتذہ اور امام بخاری و امام مسلم کے
 اساتذہ اساتذہ اور جملہ ائمہ محدثین فقہائے مجتہدین تبع تابعین سے ہیں رحمۃ اللہ علیہم
 جمعین دفناتے ہیں الحدیث مصلیٰ الا للفقہاء حدیث سنت گراہ کرنے والی
 ہے مگر مجتہدوں کو علامہ ابن الحجاج کی مغل میں فرماتے ہیں بریدان غلبہم قد

الخلفاء علی ظاہر و اول تاویل من حدیث غیبرہ او دلیل یحییٰ علیہ السلام
 متروک و واجب ترکہ غیر شئی مما لا یقوم به الامن استبحر و تفقہ یعنی المم
 کی مراد یہ جو کہ ظہیر بہتہد کسی ظاہر حدیث جو منے سمجھ میں آتے ہیں او نہ رحم جاتے حالت
 دوسری حدیث ثابت ہو تا ہے کہ یہاں مراد کچھ اور ہے یا وہاں کوئی اور دلیل ہے
 جس پر شخص کو اطلاع نہیں یا مستند اسباب علیہ ہیں جنکی وجہ سے اُس پر عمل نہ کیا جائے گا ان
 باتو پر قدرت نہیں پاتا مگر وہ جو علم کلام یا بنا اور منصب جہاں تک پہنچا خود حضور پر
 یہ علم ملے اسے نقل کیے علیہ وسلم فرماتے ہیں نصر اللہ عبد اسمع معالی فحفظنا
 و عاھا و اداھا ضرب حامل فقہ غیر فقہ و ہر حامل فقہ الو من ہوا
 منہ اسے قتالی اس بندہ کو سر سبز کرے جسے میری حدیث سنکر یاد کی اور وہ میں
 جگہ ہی اور ٹھیک ٹھیک در و کور پہنچاوی کہ بہتیرہ کو حدیث یا وہی توئی ہے مگر اس
 فہم و فقہ کی لیاقت نہیں رکھتے اور بہتیرے اگرچہ لیاقت رکھتے ہیں پر دوسرے
 اسے زیادہ فہم و فقہ ہوتے ہیں اخرجہ الامام الشافعی الامام احمد الدار
 و ابو داؤد و الترمذی و صحیح و ابن ماجہ و الضیاء فی الصحیح و ابی یوسف فی
 المدخل عن زید بن ثابت و الدار و حبیب بن عوف و شیحہ احمد و الترمذی
 و ابن ماجہ بسند صحیح عن ابن مسعود و الدار عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ
 عنہما اجمعی نقطہ حدیث معلوم ہو جائے انہم حکم کے لیے کافی ہوتا تو اس ارشاد قرس کے
 کیا منے تھے امام بن جریر کی شافعی کتاب الخیرات الحسان میں فرماتے ہیں امام محمد بن
 سلیمان بن ابی طیب القاسمی سے کہ اجابہ امیرنا ابی نعیم شاکر و ان حضرت سینا انس رضی
 تعالیٰ عنہ سے بن کہنے کچھ مسائل پوچھے اسوقت ہمارے امام اعظم سیدنا ابو حنیفہ

رہی اللہ تعالیٰ عنہ بھی حاضر مجلس تھے امام عثمٰش رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ مسائل
 ہمارے امام سے پوچھے امام نے فوراً جواب دیے امام عثمٰش نے کہا یہ جواب آپ نے
 کہاں سے پیدا کیے فرمایا ان حدیثوں سے جو میں نے خود آپہی سے سنی ہیں اور وہ تیرن
 مع سند وایت فرمادین امام عثمٰش نے کہا حسبک ما حدثتک بہ فی مادۃ تیر
 لحدیثی بہ فی ساعتہ ولحدیثہ ما علمت الذک فعل بیدنا الاحادیث یا معشر
 الفقہاء انتم الالطباء ونحن الصیاد لہ وانت ایہا الرجل اخذت بکلام اللہ
 بس کیجیے جو حدیثیں میں نے سو دن میں آپ کو سنائیں آپ گھڑی بھر میں مجھے سناتے
 دیتے ہیں مجھے معلوم نہ تھا کہ آپ ان حدیثوں میں یوں عمل کرتے ہیں اے فقہ والو تم طلب
 ہو اور ہم محدث لوگ عطار ہیں یعنی دو امین پاس ہیں مگر اسکا طریق استعمال تم مجتہدین
 جانتے ہو اور اے ابو حنیفہ تم نے توفیق و حدیث دونوں کنارے لیے واللہ حمد
 للہ رب العالمین ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم
چهارم اور تو نے کیا جانا کیا منزل چہارم سخت ترین منازل
 و شوارترین مراحل جسکے سارے نہیں مگر اقل کمال اسکی قدر کون جانے گا کسی خاک نشینی
 تو مانظا محوش ہے کہ نظم مملکت خویش خسروان دانند بے اسکے لیے واجب ہے کہ جمیع
 لغات عرب و فنون ادب و وجوہ تنسیخ اطیب و کفری تفاسیر و اقسام فکر و تصوف منہی
 و ادراک عقل و تفسیر مناظر و استخراج جامع و عرفان مایع و موارد تعدیہ و مواضع قصور و لا ک
 حکم آیات و احادیث و اقوال صحابہ و ائمہ فقہ قدیم و حدیث و مواقع تغایر و اسباب
 تزیین و تزیج و توفیق و مدارج دلیل و مدارک تاویل و مساکت شخصیت و مناسک تقیید و
 مشارع قیود و شوارح مقصود و غیر ذلک پر اطلاع تام ووقوف علم و نظر حاضر و

ذہن میں رکھیں کہ یہ تفسیر تفسیر تفسیر میں رکھنا ہو جیسا کہ ایک دفعہ اجمال نامہ شیخ الاسلام
 نے فرمایا تھا کہ اس تفسیر سے روایات میں فرمایا کہ آیا کہ ان تبادروا الی الامکار علی
 قول مجتہد او تخطت الابدان ما طنتکم بأدلة الشریعة کلہا ومعرفتم
 بحجیم لغات العرب لانی اخذت علیہا الشریعة ومعرفتمک بمعانیہا وطرفہا
 خبردار مجتہد کے کس قول پر لگنا ہے اسے نظر کی طرف نسبت نہ کرنا جب تک شریعت مطہرہ
 کی تمام دلیلیں نہ اٹھائیں کہ جو جب تک تمام لغات عرب جہت شریعت شمس سے پہچان لو
 جب تک ان کے معانی ان کے راستے جان نہ لو اور ساتھ ہی فرمایا وافی لکم
 ہذا لک بجلالہ ان تم اور کہاں یہ امانہ نقلہ الی امام العارف باللہ عبد الوہاب
 الشمرانی فی المیزان رد المحتار جسکی عبارت سوال میں نقل کی خود اسی رد المحتار میں
 عبارت کے متصل اسکے معنی فرمائیے تھے کہ وہ مسائل نے نقل نہ کیے فرماتے
 من ولا یفہم ان ذلک لمن کان اھلاً للنظر فی النصوص ومعرفۃ محکمہا
 من منہا فاذ النظر اھل المذہب فی الدلیل و عملوا بصرہ نسبتاً الی المذہب
 یعنی ظاہر ہے کہ امام کا یہ ارشاد اس شخص کے حق میں ہے جو لغتوں میں نظر
 اور ان کے حکم و مشورہ کو پہچاننے کی لیاقت رکھتا ہو جب اصحاب مذہب دین میں
 نظر فرماتے ہیں کہ میں اسوقت اسکی نسبت مذہب کی طرف صحیح ہے اور شک
 نہیں کہ جو شخص ان چاروں منازل کو طے کر جائے وہ مجتہد فی المذہب جیسے مذہب
 مذہب یعنی میں امام ابو یوسف امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما بلاشبہ ایسے امام کو اس
 کے ہر وقت کا منصب حاصل ہے اور وہ اسکے باعث اتباع امام سے خارج نہو
 گا اگرچہ صورتاً میں یہ خلاف کیا گیا ہے اذن کلی امام پر عمل فرمایا پھر وہ بھی اگرچہ دونوں

بالعلیٰ ہون پر جزمی و عرصے کا اس حدیث کا منقاد خواہی نخواہی مذہب امام ہے نہیں کہتے
 نہایت کارطن ہے ممکن کہ ان کے مارک مارک مالیتہ امام سے قاصر رہے ہوں اگر
 امام پر عرض کرتے وہ قبول نہ فرماتے تو مذہب امام ہوئے پر یقین تام وہاں بھی یز
 خولہ علیٰ رحمہ مجتہدین نے الذہب علیٰ الشریق والذہب یدنا امام ابو یوسف رحمہ اللہ
 تعالیٰ جن کے مارک رفیقہ حدیث کو موفیقین و مخالفین مانے ہوئے ہیں امام فرنی تمیند
 جلیل امام شافعی نے فرمایا ہذا تبع القوم للحدیث امام احمد بن حنبل نے فرمایا نصف
 فی الحدیث امام یحییٰ بن عیین نے با آن تشدیر فرمایا لیس فی اصحاب
 الراعی اکثر حدیثا ولا اثبت من الیوسف نیز فرمایا صاحب حدیث صاحب
 امام ابن عدی نے کامل میں کہا لیس فی اصحاب الراعی اکثر حدیثا من صحیح
 امام ابو عبد اللہ یہی شافعی نے اس جناب کو وظائف حدیث میں شمار اور کتابت کردہ
 میں بعنوان الامام العلامة فقیہ العراقین ذکر کیا یہ امام ابو یوسف باین جلالت
 شان حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت ہے میں ساخالفتی شیعہ قطعاً تہ
 الامریت مذہب الذہب لیس لیس فی الخیر و کنت ہر ہا ملات الحدیث
 و کان ہوا لیس الحدیث الصیح منی کسی یا نہ ہو کہ میں کسی سے میں امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
 خلاف کر کے غور کیا ہو مگر یہ کہ انھیں کے مذہب کو آخرت میں زیادہ درجہ نجات پایا اور
 بارگاہی کہ میں حدیث کی طرف جمعیتا پھر تحقیق کرتا تو امام مجھے زیادہ حدیث صحیح کی
 شمار کرتے تھے نیز فرمایا امام جب کسی قول پر جزم فرماتے میں کو فہ کے اللہ محمد میں پر دورہ کرتا
 کہ دیکھوں اگلی تقویت قول میں کوئی حدیث یا فرماتا ہوں بارگاہی حدیث میں
 امام پاس لیکر مانر ہوتا انہیں کیسی کو فرماتے صحیح نہیں کیسی کو فرماتے معروف نہیں میں عرض

کہ حضور کو اسکی کیا خبر حالاکہ یہ تو قول حضور کے موافق ہیں فرماتے ہیں عالم بل کو دوسرا
 عالم ہوتا ہے کہ کلام الامام ابن حجر فی الخصیصات الحسان بابہما بانقان رتبۃ اجتہاد اصلا
 استحکام نہ ہو کہ یہاں مراد کہ اجمل کے معنیان فاسکار باہلان جو تیار کر من و تو کا کلام سمجھے
 کی لیاقت نہ کہ میں اور اساطینی بن قوی کے اجتہاد پر کہ میں ہی رہا مختار کو دیکھا ہوتا کہ انہیں
 عالم بنی اللہ و علامہ محمد بن محمد البہسی استاذ علامہ نور الدین علی قادری باقانی و علامہ عمر بن
 نجم مصری صاحب نہ الفائق و علامہ محمد بن علی رشتی صاحب در مختار وغیر ہم کیسے
 کیسے اکابر کی نسبت تصریح کی کہ مخالفت مذہب کا روایات مذہب میں ایک کو راجح
 بتایا نکال تو میں کتاب الشہادات بالقبول میں علامہ سائمانی سے ہے ابن الشیخہ لہذا لیکن
 من اهل الاغنیاء کتاب الزکوة باب صدقة الفطرین ہے البہسی لیس من اصحاب
 التصحیح کتاب النکاح اب الحضانۃ میں ہے صاحب التصحیح لیس من اهل التصحیح کتاب الارین
 میں ایک بحث علامہ شارح کی نسبت ہے لاجلجہ الی اثباتہ بالبحث والقیان اللہ
 لسا اہلہ ان کی یہی کیا گنتی خود اکابر الکریم مذہب عالم جلیل رفیع الرتب مثل امام کبیر خصاف
 دامام علی بن جعفر طہادی دامام ابو الحسن کریمی دامام شمس لامہ حلوانی دامام شمس لامہ سرخسی
 دامام شمس لامہ سلمی بنی ہمدانی دامام فقیر النفس فی الزین قاضی خان امام بزرگوار شیخ دامام ابو حسن
 سعدی دامام بریلو لہری و لانی صاحب ہدیہ وغیر ہم عالم کرام ابو عظیم السدستانی و السلام
 کی نسبت رسالہ علامہ ابن کمال شارح الحدائق سے تصریح نقل کی انہم لا یقلد غیرہم
 علی شئ من الخالفۃ لانی الاصل لانی الفرد و اصلہ الخالفۃ امام پر قدرت نہیں
 تا اصول میں فرد میں **بعد تصحیح** اسے غرضیل کے حضور جانا اور اسے جوہر کھا
 ہے ایک ذرا دین و خودی ہا ہی دشمنی ہٹ و عمری کی نہیں ہی آدمی اپنے گریبان

میں صحیح نظر لوانے اور ان کا برائمہ عظام کے حضور اپنی لیاقت و قابلیت کو دیکھنے بجائے دیکھنے
 کہ میں سخت الشریعے تک بھی تپا چلتا ہے ایمان نہ بچکے تو ان کے اورے شاگردان شاگرد
 کی شاگردی و کوشش مرداری کی لیاقت نہ بچکے خدا را جو شکاران شیران شہزادہ کی جست
 باہر ہو لو مریاں گیسڑا سپر بکونا چاہن ہاں اسکا ذکر نہیں جسے نہیں ترید اپنا مریہ بنائے
 اور اپنی تقلید سے تمام ائمہ امت کے مقابل انا خیلہ عینہ سکھاتے جان ہر اور
 دین سنبھالنا ہے یا بات پالنا چند منٹ تک خلگی جھنجھلاہٹ شوقی تلملاہٹ کی نہیں
 بدی نہ لیاقتی و دعویوں کے آثار تو ملاحظہ ہوں تمام غیر مقلدان زمانہ کے سرور سرگروہ
 سب سے اونچی چوٹی کے کوہ پر شکوہ سب سے بڑے مشورے و حیرت میں چھنڈو امام سفید علامہ الہیہ
 مجتہد العصر جناب میان نذیر حسین صاحب ہلوی ہاں اسد نقلی الی الصراط السویہ میں
 انھیں کی لیاقت و قابلیت کا اندازہ کیجیے فقیر نے بضرورت سوال سالین جو اسی ماہ رون
 میں صرف ایک مسئلہ جمع بین الصلواتین کے متعلق حضرت کی حدیث وانی کھولی آشاہد
 وہ وہ نزاکتین پائین کہ باین گردش و کہن سالی آج تک پیر فلک کو بھی نظر آئین میل
 درکار ہو تو فقیر کا رسالہ ذکر و حاحجز البحرین ملاحظہ ہو یہاں اجمالاً معروض
دہلوی مجتہد کی حدیث وانی اور ایک مسئلہ میں اتنی گل فشانی
 (۱) حضرت کو ضعیف محض دستروک میں تمیز نہیں (۲) تشیع و رفض
 میں فسق نہیں (۳) فلا یغزب و فلاں غزیب لحدیث میں امتسیار نہیں
 (۴) غزیب و نکر من تفسرہ نہیں (۵) فلاں بیحد کو وہی کہنا جائز (۶)
 لدا و ہام کا یہی مطلب مانین (۷) حدیث مرسل تو مردود و منقول اور عنہ لیس
 ماخوذ و مجہول (۸) ستم جہالت کہ ریل متاخر کو قلیق بتاوتین مثلاً محدث کہے

سواء عن نافع عن ابن عمر عن ابي ذر اللخثي عن فلان عن فلان عن
 مالك بن انس عن ابي بصير عن ابي هريرة عن ابي ذر اللخثي عن فلان عن فلان عن
 حديثون كوثري زمان زهير بن سنان عن ابي بصير عن ابي ذر اللخثي عن فلان عن فلان عن
 ضعيف جسکے منکر و معلول ہونے کی امام بخاری وغیرہ کا براہِ تہمت نے تصریح کی حضرت
 حفص بن غیاث تقریروں سے اسے صحیح بتائیں (۱۱) ضعف حدیث کو ضعف و اذہ پر مقصور
 بتائیں بیہکلم لفظ رسوۃ لعل قواعد کو لاشعہ مانیں (۱۲) معرفت رجال میں وہ جو
 تشریح کا امام بن سلیمان مشہور عظیم القدر طویل النور تابعی مشہور معروف کو سلیمان بن ابراہیم
 ضعیف سمجھیں (۱۳) خالد بن الحارث لفظ ثبت کو خالد بن مخلد قطوانی کہیں۔
 (۱۴) ولید بن مسلم لفظ مشہور کو ولید بن قاسم بن ابیہن (۱۵) مسد لقوی
 طرق سے نہ سے فاضل (۱۶) راوی مجروح و مرجوح کے فرق بدریہی سے
 حفص جلیل (۱۷) تابع و دارین تمیز و بصر صاف صاف متابعت ثقات
 وہ بھی باقرب و جود پیش نظر اگر بعض طرق میں زعم شریف وقوع ضعیف سے
 حدیث ضعیف (۱۸) جاہل بطرق جلیلیہ موضعہ المعنی مشہور و متداول کتابوں
 خود صحیحین و سنن ربیعہ میں موجود نہیں تک رسائی مجال باقی کتب سے جمع طرق و احادیث
 الفاظ اور سیاق و معانی کے متفہم لفظ کی کیا مجال (۱۹) تصحیح و تصدیق میں
 قول اللہ بھی مقبول کہ خود اکی تسانیف میں مذکور و منقول قدرہ نقل ثقات مرد و
 و مفذول (۲۰) اجتہاد رواۃ بخاری و مسلم نے وجہ وجہ و دلیل ملزم کوئی مرد
 نبیث کوئی مشرک اور حدیث مشہور بشر بن بکر کثیری محمد بن فضیل بن غزوان کوئی
 و قال بن مسلم ابو ذر بن علی صحابہ کرام بخاری و مسلم کے خاص خاص رجال بے مسلک

و مجال پر نظر فرماتے اس سے بڑھ کر لیجیے کہ حضرت کی حدیث ذاتی صحاح ستہ کے رد
 ابطال کو قواعد سببہ وضع فرمائے کہ جس راوی کو تقریب میں صدوق مٹی یا تشیع یا صدوق
 متشیع یا ثقہ یا یقرب یا صدوق یخلفے یا صدوق بہم یا صدوق لہ اوام لکھا ہو وہ
 سب ضعیف و مردود الروایۃ و متروک الحدیث ہیں حالانکہ باقی صحاح درکنار خود
 صحیحین میں ان اقسام کے راوی دو چار نہیں ہیں میں نہیں سیکڑوں میں چھ قاعدہ
 قویہ ہوتے (۷) جس سند میں کوئی راوی غیر منسوب واقع ہو مٹا حدیثاً خالد
 عن شعبہ عن سلیمان اوست بر عایت قرب لہ بقہ روایت مخرج جو ضعیف
 راوی اسن لم کالے رجا بالنیب جزا بالریب اسپر عمل کر لیجیے اور ضعف حدیث و سقوط
 روایت کا حکم کر دیجیے اسلانو حضرت کے یہ قواعد سببہ پیش نظر رکھ کر بخاری کو سلم شا
 لایت آور جو حدیثیں ان منترع حدیثات پر رد ہوتی جائیں گاتھے جاتھے اگر دونوں کا
 آدھی تہائی بھی باقی رہ جائیں تو یہ لزمہ خدا کرے کہ مقلدین ائمہ کا کوئی متوسط طا
 بھی کتابوں کھلا ہو عازد جب ایک سئلہ میں یہ کو تک تو تمام کلام کا کمال کہاتک الغلطیہ
 جب پرانے پرانے چوڑی کے سیا نے جنہی علی آند بھر اپنی اکال نے اوپنے پاؤ کا مجتہد جا
 اکلکی لیاقت کا یہ اندازہ کہ نری شیخی اور تیرگی نے تو نوی امت چوٹ بھیوں کی جماعت کس
 گدسی شمار میں کس شکر قطار میں کافی العید و لانی التفسیر والعباد بالہ من شر الشر
 مرزا صاحب شاہ صاحب کیا عیاذ باللہ ان جیسے عقل و عیون الشعور تھے کہ اثبات حکام
 شریعت لہی فہم امارت رسالت پناہی صالوات علیہم و علیٰ آلہم و سلم کی بالکلیہ بے مہارت
 بیخرونا بخارون کے آتمہ میں دیتے انکا مطلب بھی وہی ہے کہ جو اسکا اہل ہوا سے صل
 کی اجازت بلکہ تخریب نہ کہ کو دن نا اہل بکھاری ترمجی مسکو دے کہ ترمجی میں ہدی کی گرو پائین

اور یہ ساری چیزیں چھالی بھولی کی نہ پائی کہ اپنے زعم میں خلاف حدیث بتائیں تو
 اس سے روئے تسلیم نہ کرے کہ فرض فرمائے کہ جو پانی بنگالی پر ایمان لے آئیں جان
 یہ جوہری تصدیق اب بھی رہی اور صیغہ و محمول نہ ہوتی جو پانی بنگالی کی ہیں وہ اسے بے نصائی
 اور شاہ صاحب سے زصاب کے کلام کے یہ معنی آئیں اور آئینین معاذ اللہ و اس سے
 لغوی بیان ملاحظہ کروں دونوں صاحبوں کے اور سی بالآخر شد اعلیٰ دونوں صاحبوں کے
 آگے لغت مولانا سے بیت دونوں صاحبوں کے امام ربانی جناب شیخ محمد و الف ثانی سے
 ہے کتابت بلداول کتب ۲۱۱ میں فرماتے ہیں محمد و احمد حدیث نبوی علیٰ صلوات
 والسلام و آیات اشارت بسباب بیار وارو شدہ اندو بعضے از روایات فقہیہ خفیہ نیز
 در بیابانہ وغیر ظاہر نہ بہت و اینچہ امام کرشیبانی گفتگان رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم بشیر و نسیعہ کا بعض علیہ السلام و الصلوات والسلام ثم قال
 هذا قولی الی حدیث رضی اللہ تعالیٰ عنہما از روایات نادرست نہ روایات اصولیہ
 در روایات معتبرہ حرمت اشارہ واقع شدہ باشد و برکہ است اشارت قوس وادہ باشد
 ملاحظہ فرمائیے کہ بعضے اشارت عمل نمودن برات اشارت نمازیم ترک این امر
 خفیہ یا علمت بہتدین الامارہ حرمت عروہ ہوا اشارت اثبات نماز یا انکار و کہ یہاں بقصدنا
 از سبب خوفان امارہ حرمت مکررہ اندر ہر دو حق فاسدست جوڑ کنند از انکر صیغہ یا معاذ حسرت
 علیٰ این کا بر آست کہ لعل بل ایشان ظاہر شدہ است حکم حرمت یا کہ است مکررہ اند
 نسبت انی الہا بل علیٰ این لعل نسبت و این معنی تسلیم طرح اکابر نسبت اگر کسی گوید کہ علم
 ملاحظہ آن دلیل داریم گوئیم کہ علم تعلق اشارت عمل و حرمت معتبرہ نسبت در بیابان
 بہت معتبرہ است اشارت بل ان کا بر بواسطہ قرب جہود فور علم وصول و سع و قوس

نماز اور افتادگان بہتر میدہند و صحت و تقویٰ و شیخ و عدم نسخ آنہا را بیشتر از ما
 می شناسند و البتہ وجہ موجود ہشتاد باشند در ترک عمل بمقتضائے حدیث بخلاف صاحبها
 الصلاۃ والسلام و اینچنین از امام اعظم منقول است کہ اگر حدیثی مخالف قول من باشد
 بر حدیث عمل نمایم از آن حدیثی است کہ حضرت امام نہ رسید دست و بنا بر عدم علم تفسیر
 حکم مخالفان فرمودہ است اما در اشارت از ان قبیل نیست اگر گویند کہ علماء حنفیہ
 بر جواز اشارت نیز فتوے داده اند بمقتضائے فتاویٰ متعارضہ بہر طرف عمل مجوز باشد
 کہ تمیم اگر تعارض در جواز عدم جواز واقع شود ترجیح عدم جواز راست است اہل تقاضا نیز جناب
 موصوفی کے رسالہ پدید آمدن سے منقول ہے آرزو ہے ان اشارت کہ وجہ پیدا شود
 مذہب حنفی اور خلف امام قرابت فاطمہ نمودہ آید اما بلا مشرعیت مذہب اختیار ترک قدرت میکرد
 و این ترک لازمی نیست و اخیر الامام سے تعالیٰ بیعت رعایت مذہب کہ فعل از مذہب
 الامامت حقیقت مذہب حنفی در ترک قرابت اماموم ظاہر ساخت و قرابت علمی از قرابت
 در نظر بعیت زبیر بن عوفان صاحب بزرگوں کے اقوال کی خبرین کہیں آن بزرگوں
 کے بزرگ بڑوں کے ٹبر سے اماموں کی امام کیا کچھ فرما ہے جن آدھ سے باطل علم اور حدیث
 کیا کیا جہلیان توڑتے گنہگار بدل گرا رہے ہیں اولاً نصر سیرا تسلیم فرمایا کہ التمیات میں
 اشکلی اٹھانا عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بہت حدیثوں میں وارد فرمایا وہ حدیثیں معرو
 و مشہور ہیں ثالثاً مذہب حنفی میں بھی اختلاف ہے روایت نوادہ میں خود امام محمد ^{صلی اللہ علیہ وسلم}
 علیہ نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اشارہ فرماتے تھے ہم بھی کریم ^{صلی اللہ علیہ وسلم}
 صاف یہ بھی فرمایا کہ یہی قول امام اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے حاکم مسانہ فقہ روایت بلکہ
 علماء حنفیہ کا فتوے بھی دونوں طرف سے ہائیںہ صرف اسوجہ کہ روایات شاہی ہر روایت

عین صاف صاف فرماتے ہیں کہ ہم مظلوموں کو یا تو نہیں کہ حدیثوں پر عمل کر کے اللہ کی عزت کریں بیاد ہی اول درجہ حالت میں حضرت امام ربانی صاحب کے یہ قاضی ارشاد ہے تو جہاں فرقہ سے متعلقہ ہو جہاں سر سے سے اختلاف روایت ہی نہ ہو وہاں غلامی نہ ہو بلکہ ہم پر عمل کر لیکو کہ کچھ نہ فرماؤ گے کیوں صاحب کو کیا انگلیں شاہ ولی اللہ صاحب نے کہا تھا کہ کھلا اہم ہے یا چھپا متاثر ہے استغفر اللہ استغفر اللہ ذرا نوشہراؤ ذرا تو ڈرو شاہ صاحب کی بزرگی سے جیسا کہ روایت کی تو کیا مجال تھی کہ عاز اللہ جتنا چاہتے تھے وہ اب کی نسبت ایک لگان درود و نامہ اور کہتے وہ تو انہیں قطب الارشاد و مولیٰ و مرشد و واقعہ برعکس جانتے تو ان کی تعظیم کو ذرا کی تعظیم ان کے شکر کو اسے کا شکر جانتے ہیں کہ اپنے مکتوب بہتر

میں لکھتے ہیں شیخ قطب ارشادین دورہ بہت و بردت و سے بسیار از گمان با ولایت و بردت ملاصق شدہ و از تعظیم شیخ تعظیم حضرت درود و وار و کون کی سنت

و شکر نعمت شیخ شکر نعمت مفید دست اعظم اللہ تعالیٰ الا جور ان شاید بیان نذیر حسین جاب در لہری کی جوش حضرت مجدد صاحب ہی پر ہے کہ میرا حق میں کتنے ہیں انجل کے بعض لوگ

اسی قبیلہ عین کے التزام سے مشرک ہو رہے ہیں کہ مقابل میں روایت کیدانی کے اگرچہ عین نہیں کہ وہ نہیں جانتے اسے لہ اشارہ میں روایت کیدانی میں کیجاتی ہے جناب مجدد صاحب

نے فتاویٰ فرمائے ہیں جس میں فرماتے ہیں کہ اولاً وہ غیر با پیش کرین ہا بات ایک ہی ہے یعنی فقہی فتاویٰ کے مقابل میں غلطی لگنا آپ کی جیسے حضرت مجدد کا روایت فقہی لانا اور ان کے سبب صحیح حدیثوں پر

عمل فرمنا اور یہاں تک کہ لہری کا یہ نظر کہ شرک کی جڑ با انہا ایسے شرک کہ ہندو سائے پچا خیر تو یہاں نہیں جانتے کہ ان کا نام تمام جناب مجدد صاحب کے فراموشی اول بڑا بھاری فائدہ تو یہی ہوا

دوم ستر سو سنتے یہ بھی فرماؤ کہ انوال نام مقابل میں عین حدیثوں میں بھی ہے میں قرابت

مقتدی وغیرہ امین آئین کہ کسی پت احادیث شہادتیں کہ نہیں ہی پیش کیا جواز کا کو
 کو باقیوں پر یا معاند کا برہنہ و دھرم کہ وہ تیسرا نام سے صحبت بنے کی تصدیق معاندانہ نام سے
 سے حدیث کا خلاف کر نیوالے تو ضرور کئی دلیل قوی شرعی سے اپنے عمل پر فرمایا سو ہم یہ بھی فرمادے کہ
 یہی حوالہ دیتے معلوم ہو جائے کہ ضرور نہیں مقتدا جلالہ جان لینا بس ہے کہ ہمارے عالم میں
 وجہ سوج ہوگی چہارم یہ بھی فرمادے کہ ہاں علم میں کسی مسئلہ مذہب پر دلیل نہ ہونے کا اگر سزا دے
 اسکے خلاف پر یہی دلیل معلوم ہو جب بھی ہمارا علم کچھ معتبر نہیں اسی مسئلہ مذہب پر عمل یہ کیا کچھ
 یہ بھی فرمادے کہ ہمارے علم اسلئے رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہ جیسا علم حدیث تھا جیسا حدیث صحیحہ وضعیف
 منسوخ و مانسوخ کو پہچانتے تھے بعد کے لوگ انکی برابری نہیں کر سکتے کہ انہیں یہ علم
 نہ یا مسند زائد رسالت تشریح جب حضرت محمد اپنے فراد کو ایسا فرما تین تو اتنا تو اس پر بھی
 تین سو برس گزر گئے ابھل گئے کئی ایسے چند حرف پڑھنے والے کیا بڑی امد کی لیا
 رکھتے ہیں ششم اس شرط کی بھی تشریح فرمادی کہ امام کے اقوال منقولہ رسول خاص اسی سے
 باہر ہیں جو امام کو پہنچی اور اس سے مخالفت برتنامہ اطلاع ہوتی ہے یہ اصول مذہب پر وہ بھی
 کہہ کر ہی وہ مجروح یا موقوف ہوا کہ عمل کی یہی تشریح حال اطلاع بھی مخالفت ہوتی کہ لایہ غیرہ ششم
 جناب محمد و صاحب کی شان علمت تو ان حضرات کو بھی انکار نہ ہو گا یہی فرما جان بانان صاحب
 جنہیں بزرگ انکار کے کلام سے استناد کیا گیا جناب موصوفی کا بل جہاں دنیا مال کرے اور اپنے ملک
 میں رکھتے ہیں عرض کروم یا رسول اللہ حضرت درحق مجدد الف ثانی پہ سید مابند فرمودہ
 مثل ایشان در امت من کیست جبکہ بزرگان بزرگ و زائین کہ ہم مقلدہ کو قول امام خلاف
 حدیث نہیں عمل جائز نہیں جو اس کا تکبر ہو و امتیج نہیں ہونا حق اطلاق میں ہو تو پھر کچھ جھوٹے کہہ گئی
 میں پریشان فائدے عبادت تو ان میں تھے ہشتم اگر یہ قول امام کی حقانیت پہنچا امین ہے

گر عمل کسی پر کرنا لازم ہے اللہ عزوجل کو پسند و بوبرگاہتے دیکھو ایک مدت تک مسئلہ فرما
مقتدی میں تقاضیت ہے جنفی جناب و صاحب پر ظاہر تھی قرارت کرنیکو دل چاہا کیا مگر پائین نکر کے
ڈھونڈ کر ہے کہ خود جنفی مذہب میں کوئی راہ جوڑ کی نہ تھم اس سوال کا صحیح جواب ایک مسئلہ میں
اگر خلاف امام کیا اگرچہ کسی بنا پر کہ اس میں تقاضیت نہ ہو بلکہ ہر ہوتی تاہم مذہب سے خارج ہو جائیگا کہ اس وقت
از مذہب سے رہا ہیں وہ ہم یہ سخت اشد وقاہر حکم دیکھیے کہ جو ایسا کرے وہ لمحہ ہوا کہ حضرت پر ایمان
جو مناسب جانین میں چاہیں حضرت محمد صاحب کے نزدیک معاذ اللہ شاہ صاحب اور صاحب کو سفید معاند
و لمحہ قرار دین چاہیں ان دونوں صاحبوں کے طور پر حضرت محمد کو مدعی باطل و مخالف امام اور عیاد باطل
کھلا حق یا چھپا منافق ٹھہرائیں و لا حول الا باللہ العلی العظیم لاجرم یہ دونوں صاحب اس صحت
عملی میں کام کر رہے ہیں جس پر اطلاع فقہائے اہل نظر و اجتہاد فی المذہب کا کام اب نہ یہ کلام ہم
متخالف نہ انہیں کوئی حرف ہمار مخالف ہلکا الینغی التحقیق واللہ و بالتوفیق
مبحث بہت طویل لازمال تھی حسین بسط کلام کو ذکر ضخیم لکھا جاتا مگر ماقبل و کفی خیر
کثرت و اطی حضرات ناظرین خاص مبحث مستول عنہ پر نظر رکھیں خروج عن المبحث سے کہ مباحث
جہلہ و عافریہ میں ہے حذر رکھیں رہنا ائمہ بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفائقین
وصلی اللہ تعالیٰ علی سید المرسلین محمد و آلہ و صحبہ اجمعین مناسب کہ ان مختصر سطور
کہ لجان احوال مضامین الفضل الموی فی معنی اذا صح الحد فہو مذہب سے
مسئلہ کیجیے و زینت تاریخ اعز النکات بجواب سوال امرکات لقب دیجیے رہنا
تقبل منا انک انت السميع العلیل امین الحمد لله برعلین واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم و جل اسمہ و نامہ



عبدہ اللذنب احمد رضا البریلوی
کتاب
عمدی محمد بن المصطفیٰ بنی الامی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم